ہماری دعوت

یہ سوالات کہ کوئی اقلیت ایک غالب اکثریت کے درمیان رہتے ہوئے اپنے وجود اور مفاد اور حقوق کو کیسے محفوظ رکھے، اور کوئی اکثریت اپنے حدود میں وہ اقتدار کیسے حاصل کرے جو اکثریت میں ہونے کی بنا پر اسے ملنا چاہیے؟ اور ایک محکوم قوم کسی غالب قوم کے تسلّط سے کس طرح آزاد ہو؟ اور ایک کم زور قوم کسی طاقت ور قوم کی دَست بُرد سے اپنے آپ کو کس طرح بچائے؟، اور ایک پس ماندہ قوم وہ ترقی و خوش حالی اور طاقت کیسے حاصل کرے جو دنیا کی زور آور قوموں کو حاصل ہے؟ ـــــ یہ اور ایسے ہی دوسرے مسائل غیر مسلموں کے لیے تو ضرور اہم ترین اور مقدم ترین مسائل ہو سکتے ہیں مگر ہم مسلمانوں کے لیے یہ بجاے خود مستقل مسائل نہیں ہیں، بلکہ محض اُس غفلت کے شاخسانے ہیں جو ہم اپنے اصل کام سے برتتے رہے ہیں اور آج تک برتتے جا رہے ہیں۔ اگر ہم نے وہ کام کیا ہوتا تو آج اتنے بہت سے پیچیدہ اور پریشان کُن مسائل کا یہ جنگل ہمارے لیے پیدا ہی نہ ہوتا۔ اور اگر اب بھی اس جنگل کو کاٹنے میں اپنی قوتیں صرف کرنے کے بجاے ہم اس کام پر اپنی ساری توجہ اور سعی مبذول کر دیں، تو دیکھتے دیکھتے نہ صرف ہمارے لیے بلکہ ساری دنیا کے لیے پریشان کن مسائل کا یہ جنگل خود بخود صاف ہو جائے۔ کیونکہ دنیا کی صفائی و اصلاح کے ذمہ دار ہم تھے۔ ہم نے اپنا فرضِ منصبی ادا کرنا چھوڑا تو دنیا خاردار جنگلوں سے بھر گئی اور ان کا سب سے زیادہ پُرخار حصّہ ہمارے نصیب میں لکھا گیا۔

افسوس ہے کہ مسلمانوں کے مذہبی پیشوا اور سیاسی رہنما اس معاملے کو سمجھنے کی کوشش نہیں کرتے اور ہر جگہ ان کو یہی باور کرائے جا رہے ہیں کہ تمھارے اصل مسائل تحفظِ قوم اور مادّی ترقی کے مسائل ہیں۔ نیز یہ حضرات ان مسائل کے حل کی تدبیریں بھی مسلمانوں کو وہی کچھ بتا رہے ہیں جو انھوں نے غیر مسلموں سے سیکھی ہیں۔ لیکن میں جتنا خدا کی ہستی پر یقین رکھتا ہوں، اتنا ہی مجھے

اس بات پر بھی یقین ہے کہ یہ آپ کی بالکل غلط رہنمائی کی جارہی ہے، اور ان راہوں پر چل کر آپ کبھی اپنی فلاح کی منزل کو نہ پہنچ سکیں گے۔

اصل مسئلہ

میں آپ کا سخت بدخواہ ہوں گا اگر لاگ لپیٹ کے بغیر آپ کو صاف صاف نہ بتا دوں کہ آپ کی زندگی کا اصل مسئلہ کیا ہے؟ میرے علم میں آپ کا حال اور آپ کا مستقبل معلق ہے اِس سوال پر، کہ آپ اُس ہدایت کے ساتھ کیا معاملہ کرتے ہیں جو آپ کو خدا کے رسولؐ کی معرفت پہنچی ہے، جس کی نسبت سے آپ کو مسلمان کہا جاتا ہے، اور جس کے تعلّق سے آپ ــــــ خواہ چاہیں یا نہ چاہیں ــــــ بہر حال دنیا میں اسلام کے نمایندے قرار پائے ہیں۔

اگر آپ اُس کی صحیح پیروی کریں اور اپنے قول اور عمل سے اُس کی سچّی شہادت دیں، اور آپ کے اجتماعی کردار میں پورے اسلام کا ٹھیک ٹھیک مظاہرہ ہونے لگے، تو آپ دنیا میں سربلند اور آخرت میں سُرخ رو ہو کر رہیں گے۔ خوف اور حزن، ذلّت اور مسکنت، مغلوبی اور محکومی کے یہ سیاہ بادل جو آپ پر چھائے ہوئے ہیں، چند سال کے اندر چَھٹ جائیں گے۔ آپ کی دعوتِ حق اور سیرتِ صالحہ دلوں کو اور دماغوں کو مسخر کرتی چلی جائے گی۔ آپ کی ساکھ اور دھاک دنیا پر بیٹھتی چلی جائے گی۔ انصاف کی امیدیں آپ سے وابستہ کی جائیں گی۔ بھروسا آپ کی امانت و دیانت پر کیا جائے گا۔ سند آپ کے قول کی لائی جائے گی۔ بھلائی کی توقعات آپ سے باندھی جائیں گی۔ آئمہ کفر کی کوئی ساکھ آپ کے مقابلے میں باقی نہ رہ جائے گی۔ ان کے تمام فلسفے اور سیاسی و معاشی نظریے آپ کی سچّائی اور راست روی کے مقابلے میں جھوٹے ملمع ثابت ہوں گے۔ جو طاقتیں آج ان کے کیمپ میں نظر آرہی ہیں ٹوٹ ٹوٹ کر اسلام کے کیمپ میں آتی چلی جائیں گی۔ حتیٰ کہ ایک وقت وہ آئے گا جب کمیونزم خود ماسکو میں اپنے بچاؤ کے لیے پریشان ہوگا۔ سرمایہ دارانہ ڈیموکریسی خود واشنگٹن اور نیویارک میں اپنے تحفظ کے لیے لرزہ براندام ہوگی۔ مادّہ پرستانہ الحاد خود لندن اور پیرس کی یونی ورسٹیوں میں جگہ پانے سے عاجز ہوگا۔ نسل پرستی اور قوم پرستی خود برہمنوں اور جرمنوں میں اپنے معتقد نہ پاسکے گی، اور یہ آج کا دَور صرف تاریخ میں ایک داستانِ عبرت کی حیثیت سے باقی رہ جائے گا کہ اسلام جیسی عالم گیر و جہاں کشا طاقت کے نام لیوا کبھی اتنے بے وقوف ہوگئے تھے

کہ عصاے موسیٰ بغل میں تھا اور لاٹھیوں اور رسیوں کو دیکھ دیکھ کانپ رہے تھے۔

یہ مستقبل تو آپ کا اس صورت میں ہے، جب کہ آپ اسلام کے مخلص پَیرو اور سچّے گواہ ہوں۔ لیکن اس کے برعکس اگر آپ کا رویّہ یہی رہا کہ خدا کی بھیجی ہوئی ہدایت پر بار بنے بیٹھے ہیں، نہ خود اس سے مستفید ہوتے ہیں نہ دوسروں کو اس کا فائدہ پہنچنے دیتے ہیں۔ اپنے آپ کو مسلمان کہہ کر نمایندے تو اسلام کے بنے ہوئے ہیں، مگر اپنے مجموعی قول و عمل سے شہادت زیادہ تر جاہلیّت، شرک، دنیا پرستی اور اخلاقی بے قیدی کی دے رہے ہیں۔ خدا کی کتاب طاق پر رکھی ہے اور رہنمائی کے لیے ہر امامِ کفر اور ہر منبعِ ضلالت کی طرف رجوع کیا جا رہا ہے۔ دعویٰ خدا کی بندگی کا ہے اور بندگی ہر طاغوت کی‘ کی جا رہی ہے۔ دوستی اور دشمنی، نفس کے لیے ہے اور فریق دونوں صورتوں میں اسلام کو بنایا جا رہا ہے۔ اور اسی طرح اپنی زندگی کو بھی اسلام کی برکتوں سے محروم کر رکھا ہے اور دنیا کو بھی اس کی طرف راغب کرنے کے بجاے اُلٹا متنفر کر رہے ہیں، اور بعید نہیں کہ مستقبل اس حال سے بھی بدتر ہو۔

اسلام کا لیبل اتار کر کُھلّم کُھلّا کفر اختیار کر لیجیے تو کم از کم آپ کی دنیا تو ویسی ہی بن جائے گی جیسی امریکا، روس اور برطانیہ کی ہے۔ لیکن ’مسلمان‘ ہو کر ’نامسلمان‘ بنے رہنا اور خدا کے دین کی جھوٹی نمایندگی کر کے دنیا کے لیے بھی ہدایت کا دروازہ بند کر دینا، وہ جرم ہے جو آپ کو دنیا میں بھی پنپنے نہ دے گا۔ اس جرم کی سزا جو قرآن میں لکھی ہوئی ہے، جس کا زندہ ثبوت یہودی قوم آپ کے سامنے موجود ہے، اس کو آپ ٹال نہیں سکتے، خواہ متحدہ قومیت کے ’اہون البلیتین‘ کو اختیار کریں یا اپنی الگ قومیت منوا کر وہ سب کچھ حاصل کر لیں جو مسلم قوم پرستی حاصل کرنا چاہتی ہے۔ اس کے ٹلنے کی صورت صرف یہی ہے کہ اِس جُرم سے باز آ جایئے۔

ہمارا مقصد

اب میں چند الفاظ میں آپ کو بتائے دیتا ہوں کہ ہم کس غرض کے لیے اُٹھے ہیں:

ہم ان سب لوگوں کو، جو اسلام کو اپنا دین مانتے ہیں، یہ دعوت دیتے ہیں کہ: وہ اِس دین کو واقعی اپنا دین بنائیں۔ اس کو انفرادی طور پر ہر ہر مسلمان اپنی ذاتی زندگی میں بھی قائم کرے، اور اجتماعی طور پر پوری قوم اپنی قومی زندگی میں بھی نافذ کرنے کے لیے تیار ہو جائے۔ ہم ان سے کہتے

ہیں کہ آپ اپنے گھروں میں، اپنے خاندان میں، اپنی سوسائٹی میں، اپنی تعلیم گاہوں میں، اپنے ادب اور صحافت میں، اپنے کاروبار اور معاشی معاملات میں، اپنی انجمنوں اور قومی اداروں میں، اور بحیثیتِ مجموعی اپنی قومی پالیسی میں عملاً اسے قائم کریں، اور اپنے قول اور عمل سے دنیا کے سامنے اُس کی سچّی گواہی دیں۔

ہم اُن سے کہتے ہیں کہ: مسلمان ہونے کی حیثیت سے تمھاری زندگی کا اصل مقصد 'اقامتِ دین' اور 'شہادتِ حق' ہے۔ اس لیے تمھاری تمام سعی و عمل کا مرکز و محور اِسی چیز کو ہونا چاہیے۔ ہر اُس بات اور کام سے دست کش ہو جاؤ جو اس کی ضد ہو اور جس سے اسلام کی غلط نمایندگی ہوتی ہو۔ اسلام کو سامنے رکھ کر اپنے پورے قولی اور عملی رویّے پر نظرِثانی کرو، اور اپنی تمام کوششیں اس راہ میں لگا دو کہ دین پورا کا پورا عملاً قائم ہو جائے۔ اس کی شہادت تمام ممکن طریقوں سے ٹھیک ٹھیک ادا کر دی جائے، اور اس کی طرف دنیا کو ایسی دعوت دی جائے جو اتمامِ حجت کے لیے کافی ہو۔ (شہادتِ حق، ص ۱۷-۲۰)

منشورات کی کتابیں

صِرف ۵ منٹ!
شام کی جیلوں میں گزارے ہوئے
لرزہ خیز مظالم کے ۹ سال
قیمت مجلد 270 روپے
ہبہ الدباغ

نرالے سباہی
راہ خدا میں اپنا سب کچھ
لٹانے والے ایثار کیش
لوگوں کا ولولہ انگیز تذکرہ
محمد صغیر قمر کے پراثر قلم سے
یہ کتاب مدتوں دل والوں کو تڑپاتی رہے گی
دلوں کو گرماتی رہے گی صفحات: 200 / قیمت: 180

اخوان المسلمون کے مرشد عام
امام حسن البنا شہید کے بارے میں
قیمتی دستاویزات
سلیم منصور خالد
صفحات: 560 قیمت: 350

اخوان المسلمون کی ۱۶ مجاہد خواتین جنھوں
نے ایک نئی تاریخ رقم کی۔
عصرِ حاضر میں غلبہ دین کے لیے کام کرنے
والی ہر اسلامی تحریک سے
وابستہ ہر فرد کے لیے ایک رہنما کتاب
مریم السید ہنداوی
ہر گھر کی ضرورت
قیمت: 210 روپے

تاریخ اسلام کے
۸ سنہری اوراق
قیمت: 180 روپے
ڈاکٹر اختر حسین عزمی

تحریک اسلامی کے مختلف
گزرتے مراحل پر
بصیرت افروز رہنمائی
صفحات: 336
قیمت: 230 روپے

بنت مجتبیٰ
کلامِ مینا
تحریک اسلامی کے
اولین دور کی شاعرہ اور
ادیبہ کا مجموعہ کلام
قیمت: 330 روپے

منشورات
منصورہ، ملتان روڈ، لاہور۔ 54790، فون: 042-3543 4909، فیکس: 042-3543 4907
manshurat@hotmail.com